ردّالمحتار (فتاوی شامیہ)

جدید تحقیق ومراجعت کے ساتھ منظرِ عام پر

تحریر: مولانا نورالبشر محمد نورالحق

اس سے پہلے ردّالمحتار کا تعارف مفتی ابولبابہ صاحب کے قلم سے سہ ماہی ''وفاق المدارس'' کے شمارہ ۶ میں شائع ہو چکا ہے اور زیرِنظر مضمون میں فتویٰ شامی کے ایک نئے نسخہ کا تعارف پیش کیا جارہا ہے جو جدید تحقیق ومراجعت کے بعد منظر عام پر آیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے''یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین، وانتحال المبطلین، وتأویل الجاهلین ''یعنی بعد میں آنے والے ہر طبقہ میں اس علم کے ثقہ اور معتمد حاملین پیدا ہوتے رہیں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریفات، اہلِ باطل کی غلط باتوں اور جاہلوں کی تاویلات کا ابطال کرتے رہیں گے۔

ایسے ہی ثقہ، معتمد علماءِ جہابذہ میں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین اور شریعتِ غرّاء کی حفاظت کے لیے منتخب فرمایا۔ عمدۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فقیہ النفس علامہ محمد امین عمر عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی علمی حلقوں میں غیر معروف نہیں، انھوں نے اپنی طویل زندگی فقہ اسلامی، خاص طور پر فقہ حنفی کی عمیق تحقیقات ودراسات میں گذاری، امّت کے واسطے ایک زبردست علمی ذخیرہ فراہم کیا اور اسلامی کتب خانہ خاص طور پر فقہ حنفی کے کتب خانہ میں بیسیوں محققانہ فقہی نوادر کا اضافہ کیا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص الخاص توفیق ہی ہے جو خاص لوگوں ہی کو حاصل ہوتی ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی یوں تو بیسیوں فقہی کتابیں موجود ہیں، تاہم ان کا سب سے بڑا کارنامہ ''درمختار'' پر ان کا عظیم حاشیہ ہے جو انمول ہیروں اور جواہرات سے پُر ہے، اس عظیم حاشیہ کا تعارف آپ ان ہی صفحات پر پہلے پڑھ چکے ہیں۔

یہ حاشیہ جب سے معرضِ وجود میں آیا، فقہی کتابوں میں اس کو ایک ممتاز مقام حاصل ہوگیا، علماء فقہاء اور مفتی حضرات کا اعتماد حاصل رہا اور اس کو ایسی عظیم شہرت حاصل ہوئی کہ بہت کم کتابوں کو ایسی شہرت ملتی ہے۔ اس حاشیہ کی

خصوصیات اور امتیازات ہی کی بدولت بڑے بڑے علماء کی توجہ اس کی طرف ہمیشہ رہی اور اس سے کوئی عالم، مفتی، قاضی یا فقیہ مستغنی نہیں ہوسکتا۔

یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہیں کیونکہ اس کتاب میں مؤلف نے متقدمین کے اقوال کا خلاصہ اور متاخرین کی تحقیقات کا نچوڑ جمع کردیا ہے، ساتھ ساتھ صحیح وسقیم کا امتیاز بھی کردیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان اقوال میں سے کس قول پر فتویٰ ہے؟ بالغ نظری اور ژرف نگاہی کے ساتھ اس کی بھی نشان دہی کردی ہے۔ مشکل مسائل کو حل کیا اور گنجلک اور پیچیدہ مسائل کی تنقیح کی، اس طرح اس حاشیہ کو فقہی کتابوں میں بلند ترین مقام حاصل ہوگیا۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حاشیہ تحریر فرما کر پوری امت پر اور خاص طور پر فقہ حنفی سے منسلک حضرات پر احسانِ عظیم فرمایا ہے، ان شاء اللہ یہ عظیم خدمت ان کے لیے تاقیامت صدقۂ جاریہ ہوگی۔

اس حاشیہ کی طباعت مختلف ادوار میں مختلف مطابع سے ہوتی رہی، بلا مبالغہ اس کے ہزاروں نسخے چھپ کر علماء سے خراجِ تحسین حاصل کرچکے۔

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس کتاب کی طباعت وتحقیق کے اعتبار سے جو خدمت ہونی چاہیے تھی وہ بالکل نہیں ہوئی، علماء وفقہاء کو ہمیشہ یہ تمنا رہی کہ کوئی محقق اور ماہر عالم اس کی اس طرح خدمت کرے کہ ان کی مشکلات حل ہوجائیں اور اس سے استفادہ آسان سے آسان تر ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم سعادت دمشق کے مشہور عالم ومصلح شیخ محمد صالح فرفور کے صاحبزادے ڈاکٹر حسام الدین فرفور کو عطا فرمائی۔ موصوف نے اس کتاب کی اس طرح خدمت کی ہے کہ دل سے دعائیں نکلتی ہیں، علماء کی آنکھیں اس سے ٹھنڈی ہوئیں اور فقہاء ومفتیین کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل ہوئی۔ موصوف نے اس کتاب کی اس طرح تحقیق کی ہے کہ اس کے مطبوعہ نسخوں کے ساتھ ساتھ اس کے مخطوطہ سے بھرپور استفادہ کیا، اس کے جو مراجع تھے، ان کو کھنگالا، اس طرح اس کتاب کی بیشتر جلدیں اہلِ علم کے ہاتھوں میں پہنچ گئیں۔ موصوف نے کس طرح اس کتاب کی خدمت کی ہے اس پر اگر ایک عاجلانہ اور طائرانہ نظر ڈال لیں تو موصوف کی محنتوں کا کچھ اندازہ ہوگا۔ ذیل میں ہم اس کی چند خصوصیات وامتیازات اور التزامات کا ذکر کررہے ہیں جو سرسری طور پر نظر کرنے سے سمجھ میں آئے۔

۱۔ قرآن کریم کی آیات کا حوالہ دیا ہے۔

۲۔ احادیث وآثار کی بھرپور تخریج اور ان پر محدثانہ کلام کیا ہے۔

۳۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے ہر "قولہ" پر نمبر لگا کر "مرقم" کردیا ہے، جس سے حوالہ دینے میں انتہائی سہولت ہوگئی ہے۔

۴۔ علامہ رافعی رحمۃ اللہ علیہ کی "تقریرات" کی اہمیت اہل علم جانتے ہیں، انھوں نے جابجا شامی رحمۃ اللہ علیہ

کی تحقیقات پر جو تبصرے کیے ہیں اور تعلیقات لکھی ہیں ان کو اہلِ افتاء نظرانداز نہیں کرسکتے، یہ ''تقریرات'' پہلے کتاب کے آخر میں مستقل جلدوں میں چھپی ہوئی تھیں، ضرورت تھی کہ ان کو متعلقہ مقام پر صفحہ بہ صفحہ نقل کیا جائے، اس نسخہ میں یہ ضرورت بھی بحسن وخوبی پوری کردی گئی۔

۵۔ کتاب میں جہاں کہیں کوئی غریب اور مشکل لفظ آیا اس کی لغوی اعتبار سے شاندار تحقیق کردی۔

۶۔ اعراب یعنی زیر زبر لگانے کا التزام کیا اور خاص طور پر ان الفاظ وکلمات پر جن میں قاری کو اشتباہ ہوسکتا تھا۔

۷۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں کہیں ''هنا وهم'' کہا ہے، اس کی توضیح وتشریح کردی۔

۸۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ جابجا مضامین کا حوالہ دیتے جاتے ہیں، کبھی کہتے ہیں ''سیاتی'' کبھی کہتے ہیں ''سنذکرہ'' کبھی کہتے ہیں ''قدمر'' کبھی کہتے ہیں ''قررناہ آنفاً'' وغیرہ وغیرہ، ان مقامات کی نشان دہی بھی بہت ضروری تھی، جس کی وجہ سے بڑی پریشانی بھی ہوتی تھی اور مفتی حضرات اور خاص طور پر نوآموز زیرتربیت حضرات کے لیے بڑا مسئلہ تھا، موصوف نے اس کی واضح نشان دہی کردی۔

۹۔ نسخوں کے فرق کو بیان کیا۔

۱۰۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی کتاب کے نام میں یا اس سے نقل کرنے میں کوئی تسامح ہوا تو اس کی نشاندہی کردی، اسی طرح اس قسم کی غلطی اگر کسی اور سے ہوئی ہو تو اس کو بھی ذکر کردیا۔

۱۱۔ اصل مراجع اور مآخذ کی طرف رجوع کرکے اس کے ساتھ منقول عبارت کا مقابلہ کیا اور تصحیح کی، یہ بات اگرچہ بتانے میں کس قدر مختصر سی ہے! تاہم اس کو عملی طور پر انجام دینا کس قدر جان جوکھوں کا کام ہے!! وہ اہلِ تحقیق حضرات ہی جان سکیں گے۔

۱۲۔ جس کتاب کا حوالہ دیا اس کے ''باب'' اور ''کتاب'' کی تحدید وتعیین کے ساتھ حوالہ دیا ہے۔

۱۳۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے جن عبارتوں کو بعینہٖ نقل نہیں کیا بلکہ ان میں کوئی تغیر وتصرف سے کام لیا، ان کی بھی نشان دہی کردی۔

۱۴۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ سے جہاں جہاں کوئی لفظی یا فقہی لغزش ہوئی اس پر استدراک لکھا اور اسے واضح کیا۔

۱۵۔ کتاب میں جہاں جہاں مؤلفین وعلماء کا نام آیا ان کا مختصر تعارف کرادیا۔

۱۶۔ اسی طرح جتنی کتابوں کا تذکرہ آیا ان سب کا مختصر طور پر تعارف تحریر کردیا۔

۱۷۔ ہر جلد کے آخر میں آیات قرآنیہ، احادیث وآثار اور اعلام مترجمین اور کتبِ مترجمہ کی فہرست دے دی۔

۱۸۔ سب سے بڑھ کر یہ کام کیا کہ ایک مستقل جلد علامہ شامی کی اس کتاب کے تعارف وتحقیق کے حوالہ سے لکھ

دی ہے، اس جلد میں جن امور کے بیان کا التزام کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

(الف) مقدمۃ التحقیق (ب) تحقیق کا طریقۂ کار اور طرز (ج) تنویرالابصار، الدرالمختار اور ردّالمحتار کے متعلقہ شروح وحواشی اور تقریرات وفہارس کا تذکرہ، خواہ وہ مختلف عالمی کتب خانوں میں مخطوطات کی شکل میں ہی کیوں نہ ہوں (د) علامہ تمرتاشی، علامہ حصکفی، علامہ شامی اور علامہ رافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا جامع تذکرہ (ھ) علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا اس کتاب میں صنیع (و) علامہ شامی کے مسامحات واستدراکات، اسی طرح شامی کے مآخذ اور دیگر کتب فقہیہ کی غلطیوں کی نشان دہی، بولاق اور مطبعہ میمنیہ کے نسخوں کی غلطیوں پر تنبیہ (ز) مقدمۃ العلم۔

حاصل یہ کہ اس کتاب کی ماشاء اللہ ایسی خدمت کی ہے کہ ہمارے علم میں اب تک اس کی ایسی شاندار خدمت نہیں ہوئی۔ پھر ڈاکٹر صاحب موصوف کا طرز تحقیق بھی علماءِ محققین کی طرح پختہ ہے، اس کی تحقیق میں انھوں نے اور ان کے رفقاء کار نے اپنی ممکنہ کوشش صرف کردی ہے۔ یہ کہنا تو ممکن نہیں کہ محققین سے کسی قسم کا تسامح نہیں ہوا، یا یہ کہ یہ تحقیق ہر عیب سے مبّرا ہے، یہ دعویٰ نہ تو محققین حضرات نے کیا ہے اور نہ ہی کوئی اور کرسکتا ہے۔

تاہم کہا جاسکتا ہے کہ موصوف اور ان کے رفقاء نے جو ممکنہ کوشش تھی وہ کی ہے، اس کتاب کا خوب صورت انداز میں شائع کرنے کا ایک حق اہلِ علم پر تھا اس کو ادا کیا ہے، اور اس کی تحقیق میں مکمل امانت ودیانت سے کام لیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ جس کثرت سے اور جس متنوع انداز سے کتابوں کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں اور نقل کرتے ہیں وہ اس کتاب سے استفادہ کرنے والوں پر مخفی نہیں، ان مآخذ ومراجع میں بہت ساری ایسی ہیں کہ آج تک وہ مخطوطوں کی شکل میں ہیں، طباعت کی اس ترقی کے دور میں بھی وہ کتابیں اسی طرح عالم مجہول میں پڑی ہوئی ہیں۔ لیکن محقق موصوف نے ان تمام مراجع ومصادر کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے اور اہلِ علم کے سامنے عسلِ مصفّٰی کی صورت میں پیش کردیا ہے۔ جب کہ خاص طور پر مخطوطات کا حصول اور ان سے استفادہ آسان نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ موصوف اور ان کے رفقاء کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کو اس جیسے مزید علمی وتحقیقی کاموں کی بیش از بیش توفیق ارزانی فرمائے۔ اس کتاب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ امت کو نفع دے اور ان کو تعالیٰ بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین